١٦

بچوں کی ۳۶ مئی

سچی کہانیاں

حضرت یوسف علیہ السلام

حضرت یوسف علیہ السلام

امامیہ پبلی کیشنز نور چیمبر گنپت روڈ لاہور نمبر۲
فون نمبر
۳۲۵۱۵۳

نام کتاب : ——— حضرت یُوسف علیہ السلام
تالیف : ——— ابوالفتح دعوتی
مترجم : ——— سید ہادی حسن
نظرثانی : ——— شیخ نوازش علی
کتابت : ——— سُلطان حیدر
ناشر : ——— امامیہ پبلی کیشنز۔ لاہور
تاریخ اشاعت : ——— رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ
تعداد : ——— ایک ہزار
طبع : ——— بار اوّل
طابع : ——— شفاف پرنٹرز
قیمت : ——— ۲/۵۰
ملنے کا پتہ : ——— قرآن سنٹر، اردو بازار۔ لاہور

ایک دن یوسفؑ نے صبح اٹھتے ہی اپنے والد سے کہا "اباجان! میں نے خواب میں گیارہ ستارے چاند اور سورج کو دیکھا ہے۔ جو مجھے سجدہ کر رہے ہیں"۔

حضرت یعقوبؑ نے فرمایا بیٹے! یہ خواب اپنے بھائیوں کو مت سنانا ایسا نہ ہو وہ دشمنی پر اتر آئیں۔ بیٹے تم اپنے دادا اسحٰقؑ اور پر دادا حضرت ابراہیمؑ کی طرح اللہ تعالیٰ کے ہاں برگزیدہ ہو گے اللہ تمہیں علم و حکمت اور بہت سی نعمتیں عطا کرے گا اور تمہارا مستقبل بڑا تابناک ہو گا"۔

ادھر یوسفؑ کے دوسرے بھائی جو حضرت یعقوبؑ کی دوسری بیوی کی اولاد میں سے تھے، ایک دن ایک جگہ پر اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے۔ "اباجان ہمارے مقابلے میں یوسفؑ کو بہت زیادہ چاہتے ہیں اور یہ ہمارے لئے بڑی توہین کا باعث ہے کیونکہ بہرحال ہم بڑے ہیں۔ آؤ ایسا کرتے ہیں۔ یوسفؑ کو باپ کی آنکھوں سے اوجھل کرنے کے لئے اسے کسی دور دراز جگہ پر چھوڑ آئیں۔ اس طرح

ابا جان اس کی غیر موجودگی میں ہمیں اہمیت دینے لگیں گے" یہ طے کرنے کے بعد وہ حضرت یعقوب کے پاس آئے اور کہنے لگے "ابا جان کیا وجہ ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتماد نہیں کرتے اور اسے ہمارے ساتھ آنے جانے سے روکتے ہیں۔ کیا ہم نے کبھی یوسف کو کچھ کہا ہے۔ ہم تو ہمیشہ اس کے خیر خواہ ہیں۔ کل ہم نے سیر کا پروگرام بنایا ہے آپ یُوسف کو بھی ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دیں کہ وہ بھی ذرا گھوم پھر آئے۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اس کی پوری حفاظت کریں گے"۔

حضرت یعقوبؑ کہنے لگے "! بیٹو! یوسف ابھی بچہ ہے وہ ابھی کھیل کود میں تمہارے برابر کا نہیں ہوا اور جنگل میں بھیڑیئے بہت ہیں۔ مجھے ڈر یہ ہے کہ تم اپنی کھیل میں ایسے مگن ہو جاؤ کہ اسے اکیلا چھوڑ دو اور خدا نہ کرے اسے کوئی گزند پہنچے"۔ بیٹے کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے بولے "کیا ابا جان آپ نے ہمیں اتنا ناپختہ سمجھ رکھا ہے۔ اگر ہمارے ہوتے ہوئے یوسف کو بھیڑیا اٹھا لے جائے تو ہم کس کام کے، ایسا کبھی نہیں ہو سکتا"۔

اس طرح انہوں نے حضرت یعقوبؑ کو منا لیا اور یُوسف کو ساتھ لے جانے میں کامیاب ہو گئے۔ وہ ایک بیابان جنگل میں آ گئے۔ جہاں نہ حضرت یعقوبؑ تھے اور نہ کوئی اور دیکھنے والا تھا۔ انہوں نے یُوسفؑ کی قمیض اتروالی اور اسے ایک کنوئیں میں ڈال

دیا تاکہ کوئی قافلہ وہاں سے گذرتے ہوئے اسے نکال لے اور اپنے ساتھ لے جائے۔ یوسفؑ کو کنویں کے اس اندھیرے میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ تھا اور وہ اس کا ذکر کرتے رہے۔ البتہ باپ کی جدائی میں آنسو بہاتے رہے ان کے دل سے بار بار یہ آواز آتی تھی کہ یوسفؑ، گھبراؤ مت، حالات کبھی ایک جیسے نہیں رہتے۔ تمہارے یہی بھائی جنھوں نے اتنی سرد مہری اور ظلم کا مظاہرہ کیا ہے ایک دن شدید بدحالی کا شکار ہوں گے اور تیرے دروازے پر آئیں گے۔ اس وقت یہ اپنی جہالت اور بداعمالی پر سخت شرمندہ ہوں گے۔"

شام ہوئی تو بھائی گھر لوٹے اور مگرمچھ کے آنسو بہاتے ہوئے حضرت یعقوبؑ سے کہنے لگے "ابا جان! ہم بالکل سچ کہہ رہے ہیں۔ ہم دوڑیں لگا رہے تھے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ گئے تھے۔ جب ہم واپس آئے تو دیکھا کہ یوسف کو تو بھیڑیا لے گیا ہے۔ ابا! آپ ہماری بات کا یقین نہیں کریں گے اور یہی کہیں گے کہ ہم جھوٹ بول رہے ہیں۔ یہ دیکھئے یوسف کی خون آلود قمیض اپنے ساتھ لائے ہیں"!

حضرت یعقوبؑ بہت رنجیدہ ہوئے اور فرمایا۔ "ایسا نہیں ہے بلکہ تم نے کوئی چال چلی ہے۔ بہرحال صبر کے علاوہ اور میں کیا کر سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری مدد کرے گا۔"

ادھر ایک قافلہ وہاں آکر رکا پانی تلاش کرنے والا کنویں کی طرف آنکلا۔ اس نے ڈول کنویں میں ڈالا۔ یوسف نے ڈول کو پکڑ لیا اور

اس طرح کنوئیں سے باہر آگئے۔ وہ پانی کی بجائے ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھ کر باغ باغ ہوگیا اور یوسف کو لے کر قافلے کی طرف لوٹا۔ سب قافلے والے بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے سوچا کہ اس لڑکے کو مصر لے جائیں اور بھاری قیمت پر بیچ ڈالیں وہ ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ ذرا احتیاط سے کام لیں۔ ایسا نہ ہو کہ کسی کو پتہ چل جائے اور اس کو ہم سے چھین لے۔ یوسف کے بھائی اگلے دن صبح صبح کنوئیں کی طرف آئے تاکہ معلوم کریں کہ یوسف پر کیا گذری۔ انہوں نے وہاں پہنچ کر کیا دیکھا کہ ایک قافلے نے یوسف کو کنوئیں سے نکال لیا ہے۔ انہوں نے قافلے والوں سے بات چیت کی اور ان سے یہ کہا کہ یوسف ان کا غلام ہے مگر ہر روز گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ وہ اس سے تنگ آگئے ہیں اور اس کو اپنے پاس ہرگز رکھنا نہیں چاہتے بلکہ اسے بیچنا چاہتے ہیں۔ اس طرح انہوں نے اپنے باصلاحیت نیک اور خوبصورت بھائی کو چند روپوں کے بدلے بیچ ڈالا۔

قافلہ مصر پہنچا۔ مصر کے عوام اپنی ضرورت کی اشیاء خریدنے کے لئے قافلے والوں کے پاس آئے۔ ہر شخص اپنی ضرورت کے مطابق کسی نہ کسی چیز کی تلاش میں تھا۔ یوسف کو دیکھ کر وہ لوگ سوچنے لگے کہ کیا یہ لڑکا بھی فروخت کے لئے ہے۔ اس زمانے میں رواج بھی یہی تھا کہ لڑکے لڑکیاں غلام اور کنیز بنا کر بیچ دیئے جاتے تھے چنانچہ ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ یوسف کو خرید کر گھر لے جائے۔ آخر کار قافلے والوں کا یوسف

کے بارے میں مصر کے بادشاہ جو "عزیز مصر" کہلاتا تھا۔ سودا طے پا گیا۔

عزیز مصر یوسف کو اپنے محل میں لے گیا اور اپنی بیوی زلیخا کے سپرد کر دیا۔ بادشاہ نے ملکہ سے کہا کہ اس بچے کی سلیقے سے پرورش کرو۔ بلکہ اسے اپنے بیٹے کی طرح پالو بڑا ہو کر یہ ہمارے بہت کام آئے گا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے یوسف کو کنویں کی اذیت ناک فضا سے نکال کر شاہِ مصر کے آرام دہ اور پُر آسائش محل میں پناہ دی۔ تاکہ لوگ دیکھیں کہ وہ کس طرح علم و حکمت حاصل کرتے ہیں اور کیسے اپنے کردار کی حفاظت کرتے ہیں۔

حضرت یوسف شاہ مصر کے محل میں بڑے ناز و نعمت میں رہے اور پلے بڑھے۔ لیکن ابھی انہیں بہت کچھ سیکھنے کے لئے کافی تکالیف برداشت کرنا باقی تھیں۔ وہ توحید پرست، عقلمند اور خوبصورت نوجوان تھے۔ انہیں مصری عوام کا بدکاریوں والا رہن سہن بالکل پسند نہیں تھا۔ وہ بہت متقی اور پرہیزگار تھے۔ ایک دن ملکۂ مصر زلیخا نے ان سے کہا "یوسف! تم دوسرے جوانوں کے مقابلے میں بہت زیادہ خوبصورت ہو۔ مگر تمہاری پاکیزگی اور پرہیزگاری حد سے بڑھی ہوئی ہے۔ تم بھی یہاں کے لوگوں کی طرح زندگی بسر کرو۔ لیکن یوسف نے زلیخا سے کہا میرے لئے جیسی زندگی تم چاہتی ہو۔ ممکن نہیں ہے۔

یہ دو ٹوک جواب سن کر زلیخا اور بعض دوسری عورتیں اس کی ہم خیال

تھیں آگ بگولا ہو گئیں اور انہوں نے منصوبہ بنایا کہ کسی طرح یوسف علیہ السلام کو قید کرا دیا جائے۔ حضرت یوسفؑ نے بھی قید خانے کو گناہ کی زندگی پر ترجیح دی۔ پس حضرت یوسفؑ بغیر کسی جرم کے قید میں ڈال دیئے گئے اور برسوں وہیں رہے۔ مگر آپؑ کے دل سے برابر یہ آواز آتی رہی "یوسفؑ یہ قید خانہ تیرے لئے شاہ مصر کے محل سے بہتر ہے۔ جب تک یہ تکالیف اور سختیاں برداشت نہیں کرو گے اعلیٰ تعلیم و تربیت نہیں پا سکو گے اور نہ ہی اعلیٰ منصب پر فائز ہو سکو گے۔

حضرت یوسفؑ کے قید خانے میں دو آدمی اور قید کر دیئے گئے۔ ان میں سے ایک بادشاہ کا ساقی (پانی اور شربت پلانے والا) اور دوسرا بادشاہ کا نان بائی تھا۔ ایک دن وہ دونوں حضرت یوسفؑ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ "بھائی! آپ بڑے نیک اور اچھے آدمی ہیں۔ ہم دونوں نے خواب دیکھا ہے بھلا اس کی تعبیر تو بتائیں۔" حضرت یوسفؑ نے مسکراتے ہوئے فرمایا! "کیوں بھائی تم نے کیا کیا خواب دیکھا ہے" ایک کہنے لگا "میں نے دیکھا ہے کہ میں بادشاہ کے دربار میں ہوں اور ان کے لئے شربت بنا رہا ہوں۔" دوسرا کہنے لگا۔ "میں نے دیکھا ہے کہ میں روٹیوں کا تھال سر پہ رکھے ہوئے ہوں اور پرندے اس میں سے کھائے جا رہے ہیں۔" حضرت یوسفؑ نے فرمایا۔ "آؤ تھوڑی دیر بیٹھتے ہیں۔ کچھ باتیں کرتے ہیں اور کھانا آنے تک آپ کے خواب کی تعبیر بھی بتا دیں گے۔" حضرت یوسفؑ یوں کہنے لگے۔ بھائیو! "میں اس شہر میں بڑی

آسودہ اور خوش حال زندگی بسر کر رہا تھا۔ لیکن میں نے اس شہر کے عوام جو نہ صرف اللہ تعالےٰ کو مانتے ہیں اور نہ ہی آخرت کی انہیں کوئی فکر ہے، کی طرح بے راہ روی اختیار نہ کی تو مجھے سزا کے طور پر اس قید خانے میں ڈال دیا گیا۔ بھائیو! میں حضرت یعقوبؑ و اسحاقؑ اور ابراہیمؑ کے دینِ مقدس کا پیرو ہوں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور صرف اللہ پاک کی عبادت کرتے ہیں۔ بیشک یہ دینِ مقدس ہمارے اور تمام عوام کے لئے ایک بڑی نعمت ہے اگرچہ لوگ اس کا احساس نہیں کرتے۔ بھائیو! کیا یہ صحیح نہیں کہ تم لوگوں نے خدائے وحد کو بھلا کر بتوں اور اپنے رکھے ہوئے چند ناموں کی عبادت کرتے ہو! مگر اللہ تعالیٰ کا ابدی اور مضبوط دین یہی ہے مگر افسوس کہ لوگ نہیں سمجھتے! بہر حال میں تمہارا زیادہ وقت نہیں لیتا اور اب خواب کی تعبیر بیان کرتا ہوں۔ سنو! تم میں سے جس نے یہ خواب دیکھا ہے کہ بادشاہ کے لئے شربت تیار کر رہا ہے وہ جلد رہا کر دیا جائے گا اور اپنے پرانے کام پر لگا دیا جائے گا۔ البتہ جس نے یہ دیکھا ہے کہ پرندے اس کے سر پر رکھی ہوئی روٹیاں کھا رہے ہیں۔ اس کو تختۂ دار پر لٹکا دیا جائے گا۔ یہ تھی وہ تعبیر جو تم معلوم کرنا چاہتے تھے حضرت یوسفؑ نے اس آدمی سے، جس کے بارے میں انہیں یقین تھا کہ نجات پائے گا اور اپنے پرانے منصب پر لوٹا دیا جائے گا چپکے سے کہا" جب تم دوبارہ بادشاہ کے دربار میں آنے جانے لگو تو

کسی دن ان سے کہنا کہ میں بے گناہ قید خانے میں پڑا ہوں شاید میری رہائی کا کوئی راستہ نکل آئے، مگر وہ بھول گیا اور اس نے شاہ مصر سے حضرت یوسفؑ کا کوئی ذکر نہ کیا۔ اس طرح حضرت یوسفؑ ایک مدّت تک قید خانے میں اس طرح پڑے رہے کہ کوئی بھی ان کا پرسانِ حال نہ ہوا۔

ایک دن حسبِ معمول بادشاہ نے دربار لگایا مگر وہ کچھ پریشان سا تھا۔ آخر وہ اپنے حواریوں سے کہنے لگا۔ "میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے اور سخت پریشان ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ سات کمزور اور مریل سی گائیں سات موٹی تازی گائیوں کو کھا رہی ہیں۔ ایک طرف گندم کے سات ہرے بھرے خوشے ہیں جبکہ دوسری طرف اتنے ہی سوکھے ہوئے ہیں۔ جلدی سے مجھے اس کی تعبیر بتائی جائے، میں سخت غمگین ہوں۔" حواری یہ خواب سن کر دم بخود رہ گئے اور عرض کرنے لگے۔ "اے عزیزِ مصر یہ محض آپ کی پریشان خیالی ہے اور پریشان خیالی کا کوئی مفہوم نہیں ہوتا۔" اس وقت بادشاہ کے ساقی کو حضرت یوسفؑ کا خیال آیا جنہوں نے اس کے خواب کی جو تعبیر بیان فرمائی تھی وہ حرف بحرف صحیح نکلی۔ وہ فوراً بول اٹھا۔ "اے عزیزِ مصر میں اس خواب کی تعبیر بتا سکتا ہوں۔" بادشاہ بولا! "تم کیسے تعبیر بتاؤ گے۔ جب کہ بڑے بڑے دانشور لاعلمی کا اظہار کر رہے ہیں۔" ساقی نے عرض کیا "اے عزیزِ مصر، دراصل قید خانے میں ایک نوجوان قید ہے وہ بڑا نیک

اور شریف ہے وہ خواب کی تعبیریں جانتا ہے۔ میں اس کے پاس جاؤں گا اور اس سے پوچھ کر آپ کو بتاؤں گا۔"

ساقی قید خانے میں حضرت یوسفؑ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ "اے یوسف! اے نیک آدمی! اے ہمارے اچھے بھائی! ہمارے بادشاہ نے بھی ایک عجیب و غریب خواب دیکھا ہے ذرا اس کی تعبیر بھی بتا دو۔" آپؑ نے فرمایا۔ "کہو کیا خواب دیکھا ہے بادشاہ نے۔" ساقی بولا "بادشاہ نے دیکھا ہے کہ سات مریل گائیں سات موٹی تازی گایوں کو کھا رہی ہیں اور گندم کے سات ہرے بھرے خوشوں کے ساتھ سات سوکھے ہوئے خوشے رکھے ہیں اس کی تعبیر کیا ہے۔" آپ نے فوراً فرمایا! "بات یہ ہے کہ سات سال تک تمہارے ہاں خوب اجناس ہوں گی اور پھر سات سال مصر میں شدید خشک سالی آئے گی اور قحط پڑ جائے گا۔ یہ خشک سالی سات سال جاری رہے گی۔ چنانچہ پہلے سات سالوں میں تمہیں چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ گندم کاشت کریں اور جب فصل پک جائے۔ تو گندم سنبھال کر رکھ لیں اور احتیاط سے تھوڑا تھوڑا کریں۔ جب خشک سالی کے دن شروع ہوں تو جمع شدہ گندم کو استعمال میں لائیں اس کے بعد خشک سالی ختم ہو جائے گی اور حسب معمول بارشیں ہوں گی اور لوگ خوب غلّہ پیدا کریں گے۔"

بادشاہ یہ تعبیر سن کر بڑا حیران ہوا کہ یوسفؑ کس طرح یہ معلومات رکھتا ہے۔ اس نے نوکر کو بھیجا کہ یوسفؑ کو بلا لائے مگر حضرت یوسفؑ

نے اپنے اوپر لگائے گئے الزام کے فیصلے سے قبل قید خانے سے نکلنے سے انکار کر دیا اور فرمایا۔ "جاؤ شاہ مصر سے کہہ دو کہ پہلے عورتوں کی طرف سے مجھ پر لگائے گئے الزام کا فیصلہ کیجئے تاکہ معلوم ہو کہ میں کس جُرم سے اتنے برس قید رہا ہوں۔ دیکھو بادشاہ سے یہ بھی کہہ دینا کہ میں یہ فیصلہ اس لئے نہیں چاہ رہا ہوں کہ میری تعریف وستائش ہو بلکہ اس لئے کہ شاہ مصر کو معلوم ہو جائے کہ میں نے اپنے محسن شاہِ مصر سے کسی قسم کی کوئی خیانت نہیں کی۔"

شاہِ مصر نے عورتوں کو حاضر کیا اور تمام واقعہ سچ سچ پوچھا سب عورتوں خصوصاً ملکہ مصر زلیخا نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور گواہی دی کہ یوسفؑ بالکل بے خطا ہے ہم نے دھوکے سے اس کو قید کرایا تھا۔ شاہ مصر نے عورتوں کو لعن طعن کی اور حضرت یوسفؑ کو باعزت طور پر قید خانے سے آزاد کیا بلکہ انہیں مصر کے خزانے کا نظام ان کے حوالے کر دیا تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق جس طرح چاہیں استعمال کریں۔ یوں اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کو دنیا میں بھی عزت و وقار عطا فرمایا۔ اب حضرت یوسفؑ گویا خود عزیزِ مصر تھے اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر سکتے تھے اللہ تعالیٰ کسی کے عمل کو ضائع نہیں کرتا اور نیک اعمال لوگوں کو اسی طرح عزت دیا کرتا ہے۔

اب حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کا حال سنیئے :۔ کنعان جو ان کا وطن تھا۔ سخت قحط کا شکار ہوا۔ کھانے پینے کی سخت قلت پیدا ہو گئی

گندم بالکل ناپید ہو گئی۔ انہیں اطلاع ملی کہ مصر میں گندم بہت بڑی مقدار میں موجود ہے اور وہاں سے مل سکتی ہے۔ چنانچہ وہ مصر روانہ ہو گئے تاکہ اپنے اہل و عیال کے لئے گندم خرید لائیں۔ اب چونکہ عزیز مصر خود حضرت یوسفؑ تھے اور ہر اس شخص کو جو گندم وغیرہ خریدنا چاہتا تھا آپؑ کے دربار میں حاضر ہونا پڑتا تھا۔ آپؑ کے بھائی اس چیز سے بالکل بے خبر تھے چنانچہ جب وہ آپؑ کے دربار میں آئے تو آپؑ نے فوراً ان کو پہچان لیا مگر انہیں بالکل پتا نہ چلا کہ کس کے دربار میں آ گئے ہیں۔ فرطِ محبت سے خصوصاً اپنے پیارے والد کی یاد میں آپؑ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے مگر آپؑ نے ضبط کیا اور بھائیوں سے مخاطب ہوئے۔ "آپؑ کیسے آئے؟ وہ بولے" ہم پیغمبر خدا یعقوب کے بیٹے ہیں۔ ہمارے علاقے کنعان میں سخت قحط پڑا ہوا ہے چنانچہ اپنے خاندان کے لئے گندم حاصل کرنے یہاں تک آئے ہیں"۔ حضرت یوسفؑ نے فرمایا۔ "کیا حضرت یعقوبؑ کے بیٹے صرف تم ہی ہو یا ان کے کوئی اور بیٹا بھی ہے"؟ وہ بولے" ہماری دوسری والدہ سے دو اور بیٹے بھی ہیں ان میں سے ایک کو بھیڑیا کھا گیا تھا اور دوسرا ہمارے والد کے پاس ہے"۔ حضرت یوسفؑ نے فرمایا۔ "خوب! اس مرتبہ تو آپ کو گندم دیئے دیتے ہیں مگر آئندہ جب آپ آئیں تو اپنے اس بھائی کو بھی ساتھ لائیں تاکہ آپ کے قول کی تصدیق کی جا سکے۔ ہاں یاد رکھیں کہ اگر اسے نہیں لائیں گے تو گندم نہیں ملے گی!" حضرت یوسفؑ نے حکم صادر فرمایا کہ فی الحال انہیں

گندم کی ایک بوری فی کس دے دی جائے اور چپکے سے اپنے ملازموں کو ہدایت کر دی کہ ان کی رقم جو وہ گندم خریدنے کے لئے ساتھ میں لائے ہیں وہ بھی گندم کی بوری میں رکھ دیں۔ آپؑ نے ایسا اس لئے کیا تاکہ وہ خوش ہوں اور دوبارہ بھی آئیں۔

حضرت یوسفؑ کے بھائی گھر پہنچے، اپنے والد کو سارا واقعہ کہہ سنایا اور کہا کہ آئندہ گندم کے حصول کے لئے بنیامین کو ساتھ لے جانا بہت ضروری ہے کیونکہ عزیز مصر نے یہ شرط لگائی ہے کہ اگر ہم اس کو اپنے ساتھ نہ لے گئے تو گندم نہیں ملے گی۔ اسی اثنا میں انہوں نے گندم کی بوریاں کھولیں تو کیا دیکھا کہ ان کی رقم بھی ان میں موجود ہے وہ خوشی سے پھولے نہ سمائے اور جذباتی انداز میں حضرت یعقوبؑ سے کہنے لگے۔ "دیکھئے ابا جان عزیز مصر کتنا بھلا آدمی ہے۔ اس نے ہماری پونجی بھی واپس کر دی ہے۔ آپ ضرور بنیامین کو ہمارے ساتھ کر دیں تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ گندم لائیں اس مرتبہ جو گندم لائے ہیں وہ ہمارے لئے قطعی ناکافی ہے۔ ابو! ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اس کی پوری پوری حفاظت کریں گے"۔ حضرت یعقوبؑ نے فرمایا "میں نے یوسفؑ کو جو تمہارے سپرد کیا اس کی تم حفاظت نہ کر سکے۔ میں اب اس وقت بنیامین کو تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا۔ جب تک تم اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر حفاظت کا پختہ وعدہ نہیں کرو گے"۔ انہوں نے عرض کیا: "ہم اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر وعدہ کرتے ہیں کہ ہم بنیامین کی بے حد حفاظت کریں گے۔ البتہ کوئی ناگہانی واقعہ پیش نہ آ جائے اس کا

ذمہ ہم پر نہیں ہو گا۔ حضرت یعقوبؑ نے اجازت دے دی اور ان سب کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر کے رخصت کر دیا۔

جب وہ حضرت یوسفؑ کے دربار میں پہنچے آپ نے بنیامین کو اشارے سے اپنی طرف بلایا اور اس سے فرمایا "میں تیرا بڑا بھائی یوسفؑ ہوں۔ مجھے سب معلوم ہے کہ بھائی ہم دونوں کے ساتھ کیا کرتے رہے ہیں۔ دیکھو ابھی ان سے کچھ نہ کہنا اور دیکھو ابھی میں تمہیں اپنے پاس رکھنے کی ایک ترکیب کروں گا۔ تم کچھ نہ بولنا بس دیکھتے جانا! ادھر اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ ان کی بوریوں کو گندم سے بھر دیں۔ اپنے ایک ہمراز کارندے سے کہا کہ چپکے سے سونے کا پیالہ بنیامین والی بوری میں رکھ دے۔ جب گندم ڈال دی گئی۔ بوریاں بند کر دی گئیں انہوں نے سارا سامان اٹھا کر اونٹوں پر لاد لیا اور اجازت لے کر چل پڑے۔ ابھی تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ پیچھے سے آواز آئی۔ اے قافلے والو! تم تو چور ہو! بھائی گھبرا گئے اور نہایت پریشانی کے عالم میں پلٹ کر پوچھنے لگے "تمہارا کیا کھو گیا ہے؟" پکارنے والے نے کہا "شاہ مصر کا سونے کا پیالہ غائب ہے۔" بھائی بگڑ کر بولے "تو اس سے ہمارا کیا تعلق، ہم یہاں چوری کرنے تھوڑے ہی آئے ہیں!" پکارنے والے نے کہا "اچھا ہم تمہاری تلاشی لیں گے۔ مگر یہ بتا دوں اگر تم میں سے کسی کے سامان سے وہ پیالہ نکل آیا۔ تو ہم اسے اپنے پاس یہاں روک لیں گے۔ پکارنے والے نے کہا ٹھیک ہے سب کو واپس لے گئے اور حضرت یوسفؑ کے دربار میں ان کی تلاشی لی جانے

لگی۔ بنیامین کے سامان سے پہلے انہوں نے بھائیوں کے سامان کی تلاشی لی۔ آخر کار سونے کا پیالہ بنیامین کے سامان سے نکل آیا۔ یہ دیکھ کر بھائی سخت پریشان اور خفا ہوئے اور بے اختیار بڑبڑائے۔ "اوہ! اس نے چوری کی ہے اس کے دوسرے بھائی نے بھی تو کی تھی!" حضرت یوسفؑ نے فرمایا "تم بہت بد اعمال لوگ ہو، یہ جو باتیں تم بنا رہے ہو اللہ تعالیٰ ان کی حقیقت سے خوب آگاہ ہے۔" اب وہ منت سماجت کرنے لگے۔ "اے عزیز مصر اسے چھوڑ دیجئے اور اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجئے۔ بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے ابو! بہت بوڑھے ہیں اور وہ اس سے بہت مانوس ہیں۔ اب ہم اس کے بغیر جب واپس جائیں گے تو ان کو سخت صدمہ پہنچے گا اور وہ بہت رنجیدہ ہو جائیں گے" حضرت یوسفؑ نے فرمایا "ہمیں تو اس آدمی سے غرض ہے جس کے سامان میں سے پیالہ نکلا ہے۔" جب بھائیوں کو یقین ہو گیا کہ شاہِ مصر بنیامین کو چھوڑنے کا نہیں تو وہ رنجیدہ خاطر وہاں سے چل دیئے اور ایک جگہ بیٹھ کر صلاح مشورے کرنے لگے کہ اب کیا کیا جائے۔

بڑا بھائی بولا "نہیں بھئی میں تو بنیامین کے بغیر ہرگز گھر نہ جاؤں گا۔ میں والد کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ یوسفؑ کی فرقت ہی ان کے لئے ناقابلِ برداشت تھی اب بنیامین کی جدائی بھی برداشت کرنا پڑے گی تم جاؤ اور انہیں یہ کہہ دو کہ ہمیں کیا معلوم تھا کہ آپؑ کا بیٹا چوری کرے گا۔ اس میں ہمارا کیا قصور ہے!" بہرحال ایسے تیسے وہ گھر پہنچے اور حضرت یعقوبؑ کو

سارا واقعہ کہہ سنایا۔ حضرت یعقوبؑ بہت غمگین اور رنجیدہ ہوئے۔ یوسفؑ کی جدائی کا زخم پھر سے ہرا ہو گیا اور وہ آہ و بکاہ کرنے لگے۔ شب و روز وہ دونوں بیٹوں کی یاد میں تڑپتے اور روتے اس طرح روتے روتے ان کی بینائی جاتی رہی۔ تمام گھر والوں نے انہیں تسلی دی کہ اس طرح وہ غم سے نڈھال ہو جائیں گے اور صحت خراب ہو جائے گی مگر وہ فرماتے میں کیا کروں، کیسے صبر کروں۔ میں اپنے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کرتا ہوں۔

آخر ایک دن حضرت یعقوبؑ نے بیٹوں کو بلایا اور فرمایا۔ "جاؤ پھر مصر جاؤ۔ شاید بنیامین اور یوسفؑ کا کوئی پتہ چلے۔" انہیں گندم کی بھی ضرورت تھی چنانچہ وہ مصر روانہ ہو گئے۔ دربار میں پہنچ کر انہوں نے بڑی عاجزی سے فریاد کی: "اے عزیز مصر! ہمارے حالات بہت بگڑ گئے ہیں۔ ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو غربت اور بے چارگی نے گھیر رکھا ہے ہم بہت ہی معمولی رقم لے کر آئے ہیں۔ ہمیں گذارے کے لئے گندم دے دیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ ہم نے آپ کو بڑا نیک اور مہربان پایا ہے۔" حضرت یوسفؑ کا دل بھر آیا۔ انہوں نے فرمایا۔ "ہمیں معلوم ہے تم نے یوسفؑ اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا؟" "میں یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی بنیامین ہے اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا کرم کیا ہے اور اللہ اس طرح نیکی کرنے والوں کو بہترین جزا دیا کرتا ہے۔" بھائی سخت شرمندہ ہوئے اور کہنے لگے۔ "بیشک ہم غلط تھے اور آپ صحیح، اسی لئے

آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ عزت بخشی ہے۔" حضرت یوسفؑ نے فرمایا۔
"آج سب گلے شکوے دور ہو گئے اور تمہارے ذمہ کچھ نہیں۔ یہ لو میری قمیض والد کے لئے لے جاؤ تا کہ ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں۔ اب تم سب کے سب سازوسامان اور اہل وعیال سمیت یہیں میرے پاس مصر میں آ جاؤ اور یہیں رہو اور کنعان کو خیرباد کہہ دو۔"

بھائی خوشی خوشی مصر سے کنعان کی طرف روانہ ہوئے۔ ابھی قافلہ کنعان سے کچھ دُور ہی تھا کہ حضرت یعقوب نے اپنے گھر والوں سے فرمایا "اگر تم میری بات کا تمسخر نہ اڑاؤ تو ایک بات کہوں۔" انہوں نے کہا "فرمائیے" آپؑ نے فرمایا "مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔" وہ کہنے لگے۔ "آپؑ کو ابھی تک پرانی بات یاد ہے۔ یوسف کہاں! ایک زمانہ ہو گیا۔ اسے بھیڑیئے کھا گئے۔ اب یوسف کہاں!" اتنے میں ان کے بیٹے حضرت یوسف کی قمیض لئے اندر داخل ہوئے اور خوشی سے وہ قمیض آپ کے حوالے کی اور بتایا کہ یُوسفؑ مل گئے۔ یعقوب اس بات سے بہت خوش ہوئے اور ان کی بینائی لوٹ آئی۔ خوشی سے سارا واقعہ سنا دیا۔ حضرت یعقوب خوشی سے نہال ہو گئے اور فرمانے لگے۔ "میں نہ کہتا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے وہ باتیں بتا رکھی تھیں جن سے تم بے خبر تھے۔ مجھے معلوم تھا کہ یُوسف زندہ ہے مگر تم مانتے ہی نہ تھے۔" جب بیٹوں نے اپنا راز افشا ہوتے دیکھا تو کھسیانے ہو کر باپ کے پاؤں پڑ گئے کہ ابا جان! ہمیں معاف کر دیجئے۔ ہم نے آپ کے ساتھ اور یوسف کے ساتھ بڑی

زیادتی کی آپ اللہ تعالیٰ سے بھی ہماری بخشش کی دعا فرمائیں حضرت یعقوبؑ نے انہیں معاف کر دیا اور فرمایا " میں عنقریب تمہاری بخشش کی دعا مانگوں گا وہ یقیناً بڑا معاف کرنے والا ہے۔" اس کے بعد حضرت یعقوبؑ اپنے تمام اہل وعیال اور مال واسباب سمیت مصر روانہ ہو گئے۔

جب حضرت یوسفؑ کو ان کے آنے کی اطلاع ملی وہ ان کے استقبال کے لئے آئے اور بڑی تعظیم وتکریم سے ان کا استقبال کیا۔ مدتوں سے بچھڑے ہوئے والدین سے ملے بہت خوش وخرم ہوئے اور عرض کرنے لگے۔ " آج میں اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کا کس طرح شکر ادا کروں کہ اس نے ہم سب کو صحیح سلامت ایک دوسرے سے ملایا۔ یہ بہت اچھا ہوا آپ لوگ یہاں آ گئے۔ انشاء اللہ یہاں آپ کی زندگی بڑی اچھی گذرے گی۔" حضرت یوسفؑ ان کو اپنے خاص محل میں لے گئے۔ اپنے والدین کو ایک اونچے تخت پر بٹھایا اور بھائی ان کے دائیں بائیں بیٹھ گئے۔ حضرت یوسف نے اپنے والد گرامی سے عرض کیا " اباجان یہ اسی خواب کی تعبیر ہے جو میں نے دیکھا تھا اللہ تعالیٰ نے وہ خواب سچ کر دکھایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر اور مہربان ہے۔ پروردگار! اے زمین وآسمان کو بنانے والے، دنیا وآخرت میں تو ہی مرا حامی وناصر ہے۔ میری زندگی کا خاتمہ اس حال میں کرنا کہ میں تیرا اطاعت گذار اور مسلمان ہوں اور مجھے نیک لوگوں میں شمار کرنا۔"

اس کے بعد حضرت یعقوب کا سارا خاندان وہیں رہا۔ حضرت یعقوبؑ

اور حضرت یوسفؑ نے مل کر لوگوں کو خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کی دعوت دی تاکہ سب کے سب حضرت اسحاقؑ و ابراہیمؑ کے دین پر قائم رہیں اور دوسرے لوگوں کی طرح بتوں کی پرستش نہ کریں تاکہ اللہ تعالٰے ان کی مدد کے لیے حضرت موسیٰؑ کی صورت میں ایک زبردست حامی و ناصر بھیجے۔

آخر کار حضرت یعقوبؑ نے اپنے کھوئے ہوئے یوسف کو پا لیا۔

اور یہ حضرت یعقوبؑ پر کیا منحصر ہے آخر کار ہر یعقوب اپنے اپنے کھوئے ہوئے یوسف کو پا لے گا۔

اچھی باتیں — سونے سے بھی مہنگی

صفائی نصف ایمان ہے

اپنا جسم، لباس، گھر، محلہ اور شہر صاف ستھرا رکھیئے۔

○

سچوں کو اللہ دوست رکھتا ہے۔

ہمیشہ سچ بولیئے خواہ اس کے نتیجہ میں آپکو تکلیف ہی کیوں نہ اٹھانی پڑے

○

والدین کا احترام کیجئے۔

کبھی بھی اپنی آواز کو انکی آواز سے بلند نہ کیجئے

○

ماں کی دعائیں

آپکو زندگی کے ہر امتحان میں کامیابی سے ہمکنار کریں گے۔

○